www.KitaboSunnat.com

احمد خان۔ ادارہ تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد

اسلامی رصدگاہ

پچھلے سال رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ میں مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی نے دنیائے اسلام کے ماہرین فلکیات کو دعوتِ غور و فکر دی کہ ہجری کیلنڈر، معیاری وقت اور اسلامی مہینوں کے تعین کے بارے میں جو دقتیں درپیش ہیں انھیں کس طرح دور کیا جائے۔ چنانچہ تین دن تک بحث مباحثے کے بعد متفقہ طور پر کئی اور امور کے علاوہ ایک اسلامی رصدگاہ کے قیام کا بھی فیصلہ ہوا جو مکہ مکرمہ کے قریب قائم کی گئی ہے۔

اس رصدگاہ کے پہلے ڈائرکٹر جناب ڈاکٹر محمود خیری علی صاحب مقرر ہوئے ہیں جو طبیعیات فلک (ASTROPHYSICS) کے پروفیسر ہیں۔ انھوں نے مجوزہ رصدگاہ کے مقاصد، تفصیلات اور پروگراموں کے بارے میں رابطہ کے انگریزی مجلے THE JOURNAL OF MUSLIM WORLD LEAGUE کے مئی ۱۹۷۴ء والے شمارے میں ایک عمدہ سا مضمون لکھا ہے۔ یہ اسی کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

اس مضمون سے آپ محسوس کریں گے کہ اسلامی دنیا اب بیدار ہو چکی ہے اور درپیش مسائل کو حل کرنے میں کس قدر تندہی سے کام لے رہی ہے تاکہ رفتارِ زمانہ اور ترقی یافتہ اقوام کے دوش بدوش چل سکے (مترجم) اس موقعہ کی قراردادوں پر رابطہ کے اہم رکن جناب عبداللہ بن حمید شیخ الحرم المکی کے نقد "تبیان الادلۃ" کا اردو ترجمہ بھی کسی فرصت میں پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ (ادارہ)

قبل از اسلام عرب لوگ صحراؤں میں سفر کرنے کے لیے ستاروں سے مدد لیتے تھے۔ سورج کے طلوع و غروب، اسی طرح چاند کے ظہور اور دیگر ستاروں کے نکلنے سے انھوں نے غیر سائنسی بنیادوں پران ستاروں کے مقامات اور ان کی حرکات کے باہمی تعلقات کے کچھ طریقے جان لیے تھے۔ انھوں نے ستاروں کو بروج و منازل کے اعتبار سے کئی گروپوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ نیز ان کے اسماء بھی مقرر کر رکھے تھے جو فلکیاتی لٹریچر میں آج تک مستعمل چلے آتے ہیں۔ خاص فاصلوں پر واقع مختلف ستاروں کی نسبت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سورج کی جو حرکت بنتی ہے اور فضائے بسیط کے بڑے دائرے میں ان سب کی سالانہ حرکات معلوم کرلی تھیں اور اسی کی مدد سے انھوں نے ان ستاروں کے محیط معلوم کرلیے تھے۔ ستاروں کے طلوع وغروب کے اوقات میں مشاہدات کی مدد سے وہ اس قابل ہوگئے تھے کہ انھوں نے زرعی موسموں کے وقوع اور موسمی مظاہر میں تھوڑا بہت تعلق جان لیا تھا۔

اسلام کی روشنی پھیلنے کے ساتھ بنیادی علوم اور ایمان کی بدولت مسلمان قدرت کے نظام کو سمجھنے اور کائنات کے فلسفہ کی کنہ میں جانے کے لیے بہت دلچسپی لینے لگے۔ عبادات کے ضمن میں انھوں نے نماز کے لیے مختلف مقامات پر اوقات کی تعیین میں اپنی وسعت علم سے کام لیا۔ اسی طرح انھوں نے حج کے ایام اور صحیح سمت قبلہ معلوم کرنے میں پوری تندہی دکھائی۔ جوں جوں اسلام پھیلتا گیا مختلف ممالک میں مسلمانوں نے طول بلد اور عرض بلد کے علاوہ دن کے مختلف اوقات کے لیے فلکیاتی مشاہدات کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا۔ عہد عباسی میں مسلمانوں کے بڑے بڑے شہروں میں کئی فلکیاتی رصدگاہیں قائم کی گئیں۔ یہ رصدگاہیں اندلس، سمرقند اور ان کے درمیان بغداد، دمشق قاہرہ، اسکندریہ اور مراغہ کے علاوہ کئی اور مقامات پر بھی قائم ہوئیں۔ ان سائنسی اداروں نے ستاروں کی چمک، پوزیشن، حرکات اور دوائر حرکات کے مشاہدات کے ضمن میں بہت اچھا رول ادا کیا۔ ابن یونس، زرقانی الطوسی، خوارزمی اور ابوالوفاء کے مشاہدات اور جداول مسلمانوں کے اس میدان میں سعی وعمل کے نمونے ہیں۔ بعد کے ادوار میں مسلمانوں نے اس علم میں طول بلد وعرض بلد اور زمین کے محیط کی تعیین جیسے جغرافیائی علوم بھی شامل کرلیے۔

عرب ماہرین فلکیات اپنے مشاہدات کے لیے اپنے بنائے ہوئے جو صحیح ترین مختلف آلات استعمال کرتے تھے ان میں اسطرلاب اور مزولہ بہت مشہور ہیں۔ جب تمام یورپ خواب غفلت میں سورہا تھا تب یہ گراں قدر علمی کام کئی صدیوں تک مسلمان ہی سرانجام دیتے رہے۔ یہ درحقیقت اس سلسلۂ علم کا ایک مضبوط حلقہ تھا جس کی پہلی کڑیاں یونانی، مصری، کلدانی، اہل فارس اور چینیوں کے علاوہ دیگر مختلف تھیں جن کو آج کوئی نہیں جانتا۔

اس عظیم نیک نامی والے سائنسی عہد کے بعد ایک لمبے عرصے تک مسلمان غیر فعال بن گئے ان پر تنزل طاری ہوگیا اور اس عرصہ میں کوئی قابل قدر کام سرانجام نہ دے سکے۔ اب صرف چند رصدگاہوں کے کھنڈرات باقی ہیں اور ایسی بہت سی رصدگاہیں اس دنیا سے ناپید ہوچکی ہیں اس عرصے میں ان کے مشاہدات اور سارا علم اہل یورپ نے اچک لیا، مختلف زبانوں میں اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تجربے کیے اور اس کو بنیاد بنا کر اس کے مختلف شعبوں میں معتدبہ اضافہ کیا۔ موجودہ علم سائنس نے، جس میں فلکیات اور فضائے بسیط کے علوم بھی شامل ہیں، فی زمانہ میدان کن ترقی کی ہے۔ یہ دونوں علوم ترقی کے میدان میں نہ صرف آگے بڑھے ہیں بلکہ دیگر علوم سے گوئے سبقت لے گئے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کے لیے نہ صرف ضروری ہو گیا ہے بلکہ ان کے لیے یہ لابدی امر ہے کہ موجودہ وسائل اور اہلیت کے ساتھ اپنی خوابِ غفلت سے بیدار ہوں اور نہایت سریع سائنسی ترقی کے شانہ بشانہ چلنے کی سعی کریں۔

رصدگاہ کا قیام

دنیا بھر کے مسلمانوں نے اب شدت کے ساتھ محسوس کیا ہے کہ ہجری کیلنڈر اور عربی مہینوں کی اہم تاریخوں کی تعیین میں جو الجھنیں اور غیر یقینی حالت ہے وہ (اس ظاہر کی دنیا میں) اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہی ہے۔ مسلمان ہمیشہ کوشاں رہے ہیں کہ کسی طرح اس مشکل کو حل کر سکیں اور اس کے حل میں جو بھی دقتیں ہیں انھیں دور کرنے میں ایسے طریق اختیار کیے جائیں جو دین اسلام کی روح اور قرآنی تعلیمات سے ٹکراتے نہ ہوں۔ اس دیرینہ اختلافی مسئلہ کو جو ہزاروں مسلمانوں سے متعلق ہے، رابطہ عالم اسلامی (مکہ) نے پوری طرح محسوس کیا ہے۔ کئی جلسوں میں اس مسئلے پر طویل بحث مباحثوں کے بعد مکہ کے قریب ایک اسلامی رصدگاہ کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ رصدگاہ رابطہ کو سائنسی بنیادوں پر فلکیاتی مشاہدات اور بالکل صحیح حساب کے ذریعے کئی مسائل کے حل کرنے میں مدد دے گی۔ یہ ایک ادارے کی حیثیت سے ہو گی جسے مسلم ممالک کے سائنس دان استعمال کر سکیں گے اور اس کام میں حصہ لے سکیں گے۔ اس میں شک نہیں کہ اس سائنسی ادارے کے قیام پر، جو تمام مسلمانوں کے فائدے کے لیے ہو گا، غیر صحت مند دماغوں کے حامل لوگ اسلام پر حملہ آور ہونے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے، مگر یہ ادارہ ایسے لوگوں کے ذہنوں سے یہ بات کہ اسلام غیر ترقی یافتہ اور قدیم مذہب ہے کھرچ کر نکالنے میں مکمل طور پر کوشاں رہے گا۔

اسلامی منشا و مقصد اور اتحاد کو مضبوط کرنے کی ضرورت کے پیش نظر شاہ فیصل نے رابطہ کے لیے مکمل تائید و حمایت کا اظہار کیا ہے اور رصدگاہ کے لیے مناسب جگہ اور اس منصوبے کو فوری طور پر قابلِ عمل بنانے کی اجازت دے دی ہے۔ رابطہ نے اس ذمہ داری کو فوری طور پر اپنے کندھوں پہ اٹھا لیا ہے۔ جس کے نتیجے میں رابطہ نے عالمِ اسلام کے ماہرین فلکیات کو دعوت دی جو پچھلے رمضان میں تین دن تک مکہ مکرمہ میں اکٹھے ہوئے اور انھوں نے اس منصوبے کی تنفیذ کے لیے تدابیر اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکہ تیار کیا۔

رصدگاہ کے لیے جگہ

کسی رصدگاہ کے لیے مناسب جگہ کے چناؤ کا انحصار اس امر پر ہے کہ اس رصدگاہ کے مقاصد اور پروگرام کیا ہیں اور ان پروگراموں کے لیے مشاہدات کی نوعیت کیا ہے۔ تاہم چند ایسے امور ہیں جو ہر فلکی رصدگاہ کے قیام کے لیے نہایت اہم اور بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ مناسب جگہ کے چناؤ میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال ضروری ہے۔

۱۔ یہ جگہ شہر کی روشنی، آواز، دھوئیں اور دیگر ہنگاموں سے کافی فاصلے پر ہو۔

۲۔ وہ جگہ اونچی پہاڑی پر ہو جو طبقۂ اسفل سے ذرا بلند ہو۔

۳۔ وہاں بجلی، پانی وغیرہ کا مناسب انتظام ہو اور بذریعہ سڑک وہاں تک پہنچنا آسان ہو۔

۴۔ اور دیگر سائنسی اداروں اور جامعات سے زیادہ دور نہ ہو۔

۵۔ ساحل سمندر سے بھی زیادہ دور نہ ہو۔

۶۔ وہ مقام فلکیاتی مشاہدات کے لیے شفاف ماحول کا حامل ہو۔

۷۔ یہ جگہ بادل، تند و تیز ہوائیں، بارش، کہر، گرد کے برے اثرات کے لحاظ سے مناسب ہو۔

۸۔ وہ جگہ مستقبل میں وسعت کا خیال رکھتے ہوئے منتخب کی گئی ہو۔

مکہ کے قریب مغرب میں سلسلۂ کوہ پر چند مقامات سے متعلق ابتدائی تحقیقات اور موسمی عناصر کے تجزیے کے بعد جس میں سات سال کا عرصہ لگا اور جزیرہ نمائے عرب میں پھیلے ہوئے کئی مقامات کا جائزہ لیا گیا، ایک علاقے کے بارے میں فیصلہ ہوا کہ سارے مشاہدات و تجربات کے لیے یہ مناسب جگہ ہے۔ یہ مقام طائف کے قریب سطح سمندر سے ۱۵۰۰ میٹر اونچائی پر واقع ہے تاہم ابھی حتمی فیصلہ تب ہوگا جب منتخب کردہ جگہوں پر ایک لمبے عرصے میں کئی اور تجربات کیے جائیں گے۔

رصدگاہ

یہ توقع کی جا رہی ہے کہ اسلامی رصدگاہ، اپنے ابتدائی مراحل میں خصوصی اہمیت کے حامل پروگراموں پر عمل کرے گی۔ تاہم ان میں وقت کے ساتھ ساتھ ان پروگراموں سے متعلق دوسرے امور بھی شامل کیے جاتے رہیں گے۔ مجموعی طور پر یہ رصدگاہ ان امور پر کام کرے گی۔

(۱) ۱۔ تعیین وقت۔

۲۔ مشاہدۂ قمر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ شمس اور اجرام فلکی پر تحقیقات

۴۔ ہجری کیلنڈر

ب۔ ان تمام امور کے بارے میں کمپیوٹر سنٹر کا قیام

ج۔ ایک عمدہ لائبریری

د۔ ان مقاصد کی تکمیل کے لیے بین الاقوامی اتحاد عمل۔

تعیین وقت

ایک دن میں زمین کے مغرب سے مشرق کی طرف گردش محوری کے نتیجے میں تمام کائنات کے اجرام مشرق سے ظاہر ہوتے ہوئے اور مغرب میں غائب ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ دن کی لمبائی کا انحصار اس امر پر ہے کہ اس کے وقت کا شمار چاند، سورج یا کس ستارے سے کیا گیا ہے؟ سیاروں، دمدار تاروں اور دیگر ایسے اجرام فلکی کو اوقات وغیرہ کی تعیین کے سلسلے میں پیش نظر نہیں رکھا جا سکتا۔ کیونکہ ان کی حرکات بے قاعدہ ہوتی ہیں۔ اگر ہم کسی رات کچھ ستارے، شمس، قمر کو سمت الراس میں دیکھیں اور اگلی رات بھی بعینہٖ مشاہدہ کریں تو اس طرح ہم شمسی، قمری اور کوکبی (SIDEREAL) دن کی بالکل صحیح ترین لمبائی متعین کر سکیں گے۔ ستاروں کی نسبت سے شمس و قمر کی جو رفتار ہے اس کے سبب ان تینوں اقسام کے دنوں میں معمولی سا فرق ہے۔ ان اجرام فلکی پر مسلسل مشاہدات سے وقت کے مختلف النوع وقفوں کو متعین کیا جا سکتا ہے۔ یہی کام دنیا کی کئی رصدگاہوں میں انتہائی باریکی کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ اس وقت درست ترین وقت کے سگنل دنیا بھر میں مختلف رصدگاہیں نشر کر رہی ہیں جن میں واشنگٹن کی بحری اور برطانیہ میں گرین وچ کی شاہی رصدگاہیں مرکزی حیثیت رکھتی ہیں۔

دنیائے اسلام میں مکہ مکرمہ کی حیثیت بہت اہم ہے۔ کرۂ ارض پر یہ مقدس ترین جگہ ہے جہاں خانہ کعبہ موجود ہے جس طرف مسلمان رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور جہاں حج کے لیے جاتے ہیں جغرافیائی اعتبار سے بھی مکہ (عرض بلد ۲۱ درجے ۲۵ء۴۰ منٹ شمالی اور طول بلد ۳۹ درجے ۵ء۴۹ منٹ مشرق) دنیائے اسلام کے جو ۱۶۰ درجے طول بلد اور ۸۰ درجے عرض بلد سے زیادہ علاقے میں پھیلی ہوئی ہے، عین وسط میں واقع ہے۔ علاوہ بریں ہم دیکھتے ہیں کہ اس پورے علاقے میں بجز چند رصدگاہوں کے جو محدود طور پر اوقات کے تعیین کا کام کرتی ہیں، کوئی معیاری وقت (STANDARD TIME) کا مرکز نہیں ہے۔ یہ امر شک و شبہ سے بالا ہے کہ مسلمانوں کا یہ عظیم پھیلا ہوا علاقہ معیاری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کا محتاج ہے یہی وہ سبب ہے جو مکہ مکرمہ کو معیاری وقت کے تعیین کے لیے مرکز بنانے پر مجبور کر رہا ہے۔ چنانچہ اس رصدگاہ کے قیام میں اس امر کا بھی خیال رکھا جائے گا کہ اوقات کو نشر کرنے والے سگنل دنیائے اسلام کے کونے کونے میں سنائی دے سکیں۔

مشاہدۂ قمر

زمین کے گرد چاند کی گردش ایک قمری مہینے میں مکمل ہوتی ہے جس کی لمبائی کا اندازہ ستاروں، سورج و دیگر اجرام کی نسبت سے قمر کے متوالی انتقال مکانی سے کیا جاتا ہے۔ ہم یہاں قمر کی صرف ایک حرکت سے بحث کرتے ہیں جس کے نتیجے میں چاند کے کئی معلوم مماز جات ظاہر ہوتے ہیں جب یہ چاند سورج اور زمین کے درمیان واقع ہوتا ہے تو اس کا روشن حصہ عین دوسری جانب ہوتا ہے اور زمین کے کسی حصے سے بھی نظر نہیں آسکتا، یہاں تک کہ اس کی یہ حالت قِران ختم نہیں ہو جاتی۔ یہ خاص حالت پیدائش قمر کہلاتی ہے اور ایسے دو قرانوں کے درمیان کے عرصے کو قمری مہینہ کہتے ہیں جو ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے ۴۴ منٹ اور ۲،۸۷ سیکنڈ پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہمیں چاند کا مدھم روشن حصہ نظر آنے کے لیے کچھ وقت کا گزرنا ضروری ہوتا ہے جو عام طور پر بیس گھنٹوں کے لگ بھگ ہوتا ہے۔ اگر پیدائش قمر نصف شب سے ذرا بعد میں ہو تو یہ چاند اگلے دن غروب آفتاب تک ۱۸ گھنٹوں کی عمر کا ہو گا۔ اگر اس دن موسم عمدہ ہوا اور افق مغرب پر مناسب وقت (جو تیس منٹ سے کم نہیں) تک چاند رہا یہاں تک کہ اسے رات کی روشنی نے مدھم نہ کر دیا تو اس کا نظر آ جانا ممکن ہوتا ہے مگر یہ سب شرائط کسی ایک مقام کے لیے ایک وقت میں شاذ و نادر ہی پوری ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہمیں مختلف مقامات پر غروب شمس و قمر میں جو وقت کا اختلاف ہے اس کا خیال بھی رکھنا ہو گا چونکہ اسلامی مہینے کی ابتدا اس دن سے شمار ہوتی ہے جو ظہور قمر کے بعد اگلی صبح سے شروع ہوتا ہے، اس لیے یہ نہایت ہی ٹیڑھے مسئلے کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ تمام مسلم ممالک کے لیے وہی ایک دن کیسے مقرر کریں۔ اس معاملے میں ہمیشہ سے اختلاف چلا آ رہا ہے۔ تمام دنیائے اسلام کے اندر اسلامی مہینے کی ابتدا میں وحدت کے مسئلے کو حل کرنے کے سلسلے میں اگر ہم واقعی صدق دل سے خواہش مند ہوں تو بہر حال کئی ایسے ذرائع ہیں جن کی مدد سے ہم ان دقتوں اور مسائل پر قابو پا سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور عمدہ بات ہو گی کہ تمام دنیائے اسلام کے مسلمان متحدہ طور پر ایک ہی دن روزہ رکھیں اور ایک ہی دن مذہبی تہوار منائیں۔ چنانچہ اسلامی رصدگاہ کا یہ کام ہو گا کہ وہ حرکات شمس و قمر کا حساب رکھے گی اور تمام اسلامی ممالک کے بڑے بڑے شہروں میں ظہورِ ہلال کی امکانی صورت کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعین کرے گی۔ علاوہ بریں یہ رصدگاہ سورج، چاند اور دیگر قریبی اجرام فلک کے بارے میں خالص سائنسی بنیادوں پر جدید ترین آلات کی مدد سے مشاہدات کرے گی اور متعلقہ امور میں ریسرچ کا کام بھی کرے گی۔

ہجری کیلنڈر

موجودہ شمسی کیلنڈروں کے بنانے میں گرین وچ کی شاہی اور واشنگٹن کی بحری رصدگاہوں سے بہت مدد لی جاتی ہے۔ یہ رصدگاہیں کئی ہزار سالوں کے لیے بہت مختصر مگر جامع جنتریاں نکالتی رہتی ہیں۔ یہ جنتریاں سورج چاند اور دیگر اجرام فلکی کے بارے میں اوقات کی تعیین اور دیگر فلکیاتی معلومات بہم پہنچانے میں سب سے زیادہ قابلِ اعتبار سمجھی جاتی ہیں۔ ان تقویموں میں دی گئی معلومات سادہ جدولوں کی صورت میں دی جاتی ہیں جو بلاشبہ کئی مقاصد کے لیے کافی ہوتی ہیں۔ چنانچہ یہ تقویمیں گریگوری کیلنڈر سے متعلق تمام معلومات کی حامل ہوتی ہیں۔ مگر ہجری کیلنڈر میں سال کی ابتداء کے تعیین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس (اسلامی مہینے کی ابتداء) کا تعیین مشاہدہ قمر اور اس کے حساب کے علاوہ دیگر پانچ پرکھ سے کیا جا سکتا ہے، جو ہیئت کے اعتبار سے خالصتہً پیدائش قمر پر منحصر ہوتا ہے یہ مختلف طرق و ذرائع بعض اوقات ٹھیک نہیں بیٹھتے یہی وجہ ہے کہ موجودہ ہجری کیلنڈر میں بہت سا تفاوت ہے۔ ہر طریقہ جانچ اپنے اندر کچھ خوبیاں رکھتا ہے اور اسی طرح کچھ سقم بھی۔ جب ہم اس کا فیصلہ کر لیں کہ ہجری کیلنڈر کے لیے ہم کون سا طریقہ اختیار کریں گے تو اس طرح ہمارے لیے یہ ممکن ہو جائے گا کہ آئندہ کئی سالوں کی تاریخوں کا تعین کر سکیں۔ ایسے عالم گیر کیلنڈر کے لیے، جو تمام مسلم ممالک کے لیے کارآمد ہوگا، ایک متفقہ فیصلہ کرنا ہوگا جس کے تحت کسی ایک اسلامی فلکی کا صدر مقام معیار قرار پائے گا۔ چنانچہ ہماری نظر میں دنیائے اسلام میں مکہ مکرمہ سے بڑھ کر کوئی اور مقام نہیں ہے جسے یہ ترجیح حاصل ہو۔

دوربین

یہ توقع کی جا رہی ہے کہ شمس و قمر اور دیگر اجرام فلکی کے مشاہدے کے لیے، منطقہ بروج کی روشنی اور فلک شہب اور انہی سے متعلق کئی اور امور میں تحقیق کے لیے یہ رصدگاہ کئی دوربینیں نصب کرے گی۔ ان تحقیقات کے لیے یہ ضروری ہوگا کہ خاص قسم کی دوربینیں ہوں اور پھر انھیں کئی امدادی آلات سے بھی لیس کیا گیا ہو۔ یہ تمام تفصیلات ابھی طے نہیں پائی ہیں مگر توقع ہے کہ عنقریب اس بارے میں حتمی فیصلہ ہو جائے گا۔

کمپیوٹر اور لائبریری

اس رصدگاہ میں ایک کمپیوٹر اور ایک عمدہ کتب خانہ قائم ہوگا۔ یہ کمپیوٹر ہجری کیلنڈر، فلکیاتی مشاہدات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کمپیوٹر پروگرام سے متعلق ہر ایک معاملے کا حساب رکھے گا۔ الکٹرانک کمپیوٹر کی مدد سے بھی کچھ خاص کام کیے جائیں گے جو پیٹرول اور معدنیات کے کالج واقع ظہران کے کمپیوٹر سنٹر میں ہوں گے۔ یہ بھی منصوبہ بنایا گیا ہے کہ مجوزہ لائبریری میں بتدریج اسلامی لٹریچر اور مخطوطات کے علاوہ علم ہیئت سے متعلق موجودہ عہد کے لٹریچر، اٹلس اور مجلات و رسائل کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ رکھا جائے گا۔

بین الاقوامی تعاون

یہ امر نہایت ہی خوش آئند ہے کہ سعودی عرب کی کئی یونیورسٹیوں نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ اس رصدگاہ کے پروگراموں میں پورا پورا حصہ لیں گی اور اپنے ہاں سے ماہرین سائنس کی مدد سے جو طبیعات اور ریاضی کے گریجوئیٹ ہوں گے، رصدگاہ کے کاموں میں محد و معاون ہوں گی۔ مستقبل قریب میں اس امر کے لیے علم فلکیات کے گریجوئیٹ بھی مہیا کیے جا سکتے ہیں۔ ایک مشترکہ کمیٹی کے فیصلوں کے مطابق اس امر کا بھی امکان ہے کہ سعودی حکومت کے جامعات اور سائنسی ادارے اس معاملے میں رصدگاہ کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے۔ یہ سائنسی تعلق صرف سعودی حکومت کے اداروں تک ہی محدود نہ رہے گا بلکہ مستقبل میں اس تعاون کا دائرہ کار تمام دنیائے اسلام کی مخصوص رصدگاہوں تک بڑھ جائے گا۔ اس معاملے میں دنیا بھر کی دیگر رصدگاہوں سے تعاون کی بھی مکمل امید ہے۔

کوئی رصدگاہ بھی اکیلے اپنے طور پر کسی مسئلے کا حل تلاش نہیں کر سکتی جب تک کہ اسے باہر سے ایسا تعاون حاصل نہ ہو۔ ان فلکیاتی مشاہدات میں کئی خصوصی امور شامل ہوتے ہیں اور دنیا بھر کی رصدگاہوں میں کئی تکنیک اور مختلف آلات کی مدد سے ان کے حل تلاش کیے جاتے ہیں۔ ان میں بعض اوقات صرف ایک ہی ستارے سے متعلق مشاہدات ہوتے ہیں، بعض دفعہ کئی ستاروں کے ایک گروپ کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک مثلاً ایک خاص عرصہ تک اس امر کا متقاضی ہوتا ہے کہ اسے ایک خاص انداز مشاہدہ اور خصوصی آلات کی مدد سے حل کیا جائے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کوئی ستارہ کرہ ارض کے مختلف مقامات پر یا کسی ایک خاص وقت میں نظر نہیں آ سکے گا تو اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس قدر یہ لابدی امر ہے کہ دوسرے ایسے اداروں سے قریبی تعلقات پیدا کیے جائیں اور ان سے ضروری مدد لی جائے۔ ایسے امور کے لیے بین الاقوامی فلکیاتی یونین بہت مددگار ثابت ہوتی ہے۔ یہ تعاون متصل واقع مسلم ممالک جیسے الجزائر، لیبیا، مصر، ترکی، شام، پاکستان اور انڈونیشیا کی رصدگاہوں سے ہو سکتا ہے۔

یہ امر بہت اہم اور دلچسپی کا حامل ہوگا کہ مستقبل میں ایک ٹریننگ سنٹر قائم کیا جائے جو تمام مسلمانان عالم کو اس قابل بنائے کہ ایسے معاملات میں ان میں اس امر کی سوجھ بوجھ پیدا ہو جائے کہ انھیں اپنے اپنے ممالک اور دائرہ اختیار میں کن کن اصولوں کی پابندی کرنی ہوگی یا انھیں کام میں لانا ہوگا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ